REGD No. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ — ربوہ

یوم جمعہ

۶ ربیع الاول ۱۳۷۶ھ

فی پرچہ

جلد ۴۵ | ۱۲ اخاء ۱۳۳۵ ہش ۱۲ اکتوبر ۱۹۵۶ء | نمبر ۲۳۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۱ اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:۔

"طبیعت اچھی ہے"۔ الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں

ربوہ ۱۱ اکتوبر۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کو آج خفیف سا بخار ہے نیز کچھ بلڈ پریشر کی تکلیف بھی ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

جماعت احمدیہ راولپنڈی کی قرارداد

جماعت احمدیہ راولپنڈی نے اپنے ایک اجلاس میں حسب ذیل قرارداد منظور کی ہے۔ اس قرارداد کو ملاحظہ فرمانے کے بعد حضور نے فرمایا:۔

"جماعت احمدیہ راولپنڈی کے ریزولیوشن کو میں منظور کرتا ہوں"

قرارداد

"جماعت احمدیہ مبایعین راولپنڈی حالیہ منافقین کے فتنہ اور اس میں شامل ہونے والے تمام افراد سے قطعی لاتعلقی کا اظہار کرتی۔ اور حضور کی خلافت پر کامل ایمان اور اعتقاد کا اقرار کرتی ہے۔ جماعت احمدیہ راولپنڈی یہ سمجھنے میں حق بجانب ہے کہ ایسے منافقین نے جن کے اسماء وقتاً فوقتاً اخبار الفضل میں شائع ہوتے رہے ہیں اپنے رویہ اور عمل سے جماعت سے عملاً علیحدگی اختیار کر لی ہے۔ اور انہیں اب اس بات کا قطعاً حق نہیں کہ وہ جماعت احمدیہ کی کسی تنظیم کی طرف منسوب ہو سکیں:

جماعت احمدیہ راولپنڈی کو اس امر کا افسوس ہے کہ راولپنڈی کے ایک فرد مولوی علی محمد اجمیری بھی ایسے لوگوں میں شامل ہیں۔ اور انہوں نے حضور کی خدمت میں ایک ایسے کمیشن کی تجویز لکھ کر بھیجی جو سراسر شریعت اسلامیہ کے خلاف اور نظام سلسلہ کی اطاعت کے جذبہ کے بالکل منافی ہے۔ اس کے علاوہ کئی اور الزامات عائد ہوئے ہیں لیکن انہوں نے ایک لمبے عرصہ تک ان الزامات کی براءت کے لئے معنی خیز خاموشی اختیار کئے رکھی اور اب جبکہ ان کے بعض ساتھیوں (خصوصاً مولوی عبدالمنان) کے ناکافی بلکہ بعض لحاظ سے پیچیدہ قسم کی براءت کے اعلان شائع ہوتے ہیں۔ تو انہوں نے بھی ایک مقامی اخبار میں اپنی طرف سے براءت کا اعلان کیا ہے۔ لیکن اس میں بھی انہوں نے پورے طور پر ان تمام الزامات سے براءت کا ثبوت نہیں دیا اور بعض معین باتوں کا جواب دینے کی کوشش نہیں کی:

اس کے علاوہ اس عرصہ میں بالخصوص جب سے حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے ان کے خط کا جواب شائع ہوا ہے۔ انہوں نے جماعت کے ساتھ نمازیں پڑھنا بالکل ترک کر دیا ہے۔ اور جماعت کے نظام سے قطعاً علیحدگی اختیار کی ہوئی ہے۔ اس صورت حال سے جماعت احمدیہ راولپنڈی یہ ریزولیوشن حضور کی خدمت اقدس میں پیش کرنے میں حق بجانب ہے کہ مولوی علی محمد اجمیری کو ہماری جماعت کا ممبر تصور نہ کیا جائے۔ اور ان کے کسی فعل کو جماعت راولپنڈی سے منسوب نہ کیا جائے۔ اس کے ساتھ ہی جماعت احمدیہ راولپنڈی ایسا ہی ریزولیوشن مولوی عبدالمنان صاحب کے متعلق بھی پاس کرتی ہے کیونکہ انکا بھی ان کے دوست علی محمد اجمیری کے ساتھ پریس میں حصہ ہے اس وجہ سے وہ بھی جماعت مقامی کے ممبر سمجھے جا سکتے ہیں اس لئے ہم اراکین جماعت احمدیہ راولپنڈی ان سے بھی لاتعلق کا اظہار کرتے ہیں:

جماعت احمدیہ راولپنڈی کا یہ ریزولیوشن اس وقت صرف دو افراد مولوی علی محمد اجمیری اور مولوی عبدالمنان صاحب کے متعلق ہے۔ اگر اس کے بعد اور ان کے رشتہ دار یا دوست یا کوئی اور آدمی ایسا ثابت ہوا تو ہم ان کے متعلق بھی حضور کی خدمت میں یہی عرض کریں گے جماعت احمدیہ راولپنڈی کا یہ اجلاس حضور کی خدمت میں یہ درخواست کرتا ہے۔ کہ حضور ہمارے اس ریزولیشن کی توثیق فرمائیں۔ اور منظوری عطا فرمائیں:

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت اور عمر میں برکت دے۔ اور ہم سب کو اسلام اور احمدیت کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے آمین"

محمود احمد قائمقام امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی ۸/۱۰/۵۶

نوٹ:۔ مولوی علی محمد صاحب اجمیری کا خط جس میں انہوں نے چار پانچ اعلیٰ سطح کے قانون دانوں کا ایک کمیشن اس فتنہ کے سلسلہ میں رپورٹوں کی چھان بین کے متعلق مقرر کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پہنچا ہے۔ اور دفتر میں محفوظ ہے۔ اور یہی بات الفضل میں شائع کی گئی تھی۔ کہ ان کی طرف سے ایسا خط آیا ہے لیکن انہوں نے کوہستان میں یہ شائع کیا ہے

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

جماعت احمدیہ لاہور کو آگے قدم بڑھانے پر مبارکباد

اجلاس عام میں لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کی متفقہ قرارداد

[ربوہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۵۶ء کو مسجد مبارک میں نماز مغرب کے بعد مکرم جناب سید زمان شاہ صاحب جنرل پریذیڈنٹ ربوہ کی زیر صدارت لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کا ایک اجلاس عام منعقد ہوا جس میں حسب ذیل قرارداد باتفاق رائے منظور کی گئی۔]

"لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کے اجلاس عام منعقدہ ۲۶/۹/۵۶ میں جماعت احمدیہ ربوہ کی طرف سے ایک قرارداد مولوی عبدالمنان صاحب کے متعلق پاس کی گئی تھی جس کے متعلق سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے منظوری دیدی تھی جو ۱/۱۰/۵۶ کے اخبار الفضل میں شائع ہو چکی ہے۔ اس سلسلہ میں ہم لاہور کی انجمن کو مبارکباد دیتے ہیں کہ انہوں نے ہمارے ریزولیوشن کو دیکھ کر خود بھی اسی رنگ میں ریزولیوشن پاس کر دیا۔ ہم بجا طور پر اپنے ریزولیوشن کے بروقت پاس ہونے پر ناز کرتے ہیں اور جماعت لاہور کو بھی آگے قدم بڑھانے پر مبارکباد دیتے ہیں۔ افسوس ہے کہ ابھی تک پاکستان کی بعض اور بڑی بڑی انجمنوں نے ایسے ریزولیوشن پاس نہیں کئے۔ گو ہمیں آج ہی خبر ملی ہے کہ راولپنڈی نے ایسا ریزولیوشن پاس کیا ہے۔ مگر کراچی جو ہمیشہ رستے آگے رہتا تھا۔ اب سب سے پیچھے رہ گیا ہے۔ اسی طرح کوئٹہ۔ ڈھاکہ۔ ملتان اور گجرات بھی پیچھے رہ گئے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی غفلت کو دور کرے اور اپنی ذمہ داری کو سمجھنے کی توفیق دے۔

ہم ہندوستان کی جماعتوں کو بھی توجہ دلاتے ہیں کہ وہ بھی دوسروں سے پیچھے نہ رہیں"

جملہ ممبران لوکل انجمن احمدیہ ربوہ بذریعہ سید زمان شاہ جنرل پریذیڈنٹ ربوہ ضلع جھنگ

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل۔ ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل لاہور

مورخہ ۱۳؍ اکتوبر ۱۹۵۶ء

قومی کردار کا بنیادی اصول

مرکزی وزیر محنت و تعمیرات جناب عبد الخالق نے حیدر آباد میں ایک سپاسنامے کا جواب دیتے ہوئے انکشاف کیا ہے کہ حکومتِ پاکستان سامان تعیش کی درآمد بند کر کے اس کا زرِ مبادلہ روزمرہ کے استعمال کی اشیاء اور مشینوں کی درآمد پر صرف کرے گی۔

ہم سمجھتے ہیں کہ اگر حکومت نے بتدریج اس طرف قدم اٹھایا تو اس کا یہ اقدام نہایت درجہ مستحسن ہو گا۔ ایک ایسے ملک کے لئے کہ جس نے ترقی کے میدان میں ابھی ابھی قدم رکھا ہو اور اسے خود کفیل بننے میں بہت کچھ جد و جہد کرنی ہو تعیش سے پرہیز بہت ضروری ہے اور پھر ایسی صورت میں تعیش سے بچنا اور بھی زیادہ ضروری اور لازمی ہے کہ جب تعیش کا سامان کثیر مقدار میں زرِ مبادلہ خرچ کر کے بیرونی ملکوں سے درآمد کیا جائے۔ جبکہ ملک ابھی زرعی اور صنعتی ترقی کے میدان میں دنیا کے ترقی یافتہ ممالک سے بہت پیچھے ہے۔ حکومت کا مدرجہ اولیٰ یہ فرض ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ زرِ مبادلہ بچا کر ضرورت کی اشیاء اور مشینیں وغیرہ منگوائے تاکہ ملک ہر لحاظ سے ترقی کر کے کم سے کم عرصہ میں خود کفیل بن سکے۔

ایک پسماندہ ملک کے عوام سے جو ترقی کرنے کی امنگ اپنے اندر رکھتے ہوں کم سے کم جو مطالبہ کیا جا سکتا ہے یہ ہے کہ وہ قربانی و ایثار سے کام لیتے ہوئے اپنی ضروریات کو کم کریں اور اس طرح اپنا وقت اور روپیہ بچا کر اسے تعمیری کاموں میں صرف کریں تاکہ ملک کے لئے ہر جہت سے ترقی کرنے اور دنیا کی قوموں میں باعزت جگہ حاصل کرنے کی کوئی صورت نکل سکے جہاں تک سرمایہ اور مشینوں وغیرہ کی کمی کا سوال ہے اس میں تو بے شک ہم ایک حد تک ترقی یافتہ ملکوں کی امداد و اعانت کے محتاج ہیں لیکن جہاں تک سامان تعیش سے بچنے اور سادہ زندگی اختیار کرنے کا تعلق ہے اس میں ہم کسی دوسرے کے محتاج قرار نہیں دئے جا سکتے۔ اس میں ہم کلی طور پر مختار ہیں کہ ہم سادہ غذا کھائیں سادہ لباس پہنیں اور تکلفات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے سادہ عادات و اطوار اختیار کریں۔ جو چیز ہمارے اختیار میں ہے اس پر عمل پیرا ہونے سے ہمیں دنیا کی بڑی سے بڑی طاقت بھی نہیں روک سکتی ہاں مغربی ماحول سے مرعوبیت کے زیرِ اثر ہم اس بارے میں بھی اپنے اختیارات سے دستکش ہو جائیں اور متمول اقوام کی تقلید کو اپنے اوپر لازم کر لیں تو وہ دوسری بات ہے۔

دیکھنے میں فی الواقعہ یہ بات معمولی نظر آتی ہے کہ اگر سامان تعیش کی درآمد روک کر چند لاکھ ڈالر بچائے جائیں۔ تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے اور اس کے عوض کتنی کچھ مشینیں وغیرہ آ سکتی ہیں لیکن اگر ہم قومی کردار کے نقطۂ نظر سے دیکھیں تو اس کی اہمیت اتنی زیادہ ہے کہ قوم کے بننے اور بگڑنے کا سب دار و مدار اسی ایک بات پر ہے۔ جب تک کسی قوم میں قربانی و ایثار کا مادہ پیدا نہ ہو وہ قوم کبھی وقت کے تقاضوں کو پورا نہیں کر سکتی اور وقت کے تقاضوں کو پورا نہ کرنے کی صورت میں اس قوم کا ترقی کرنا تو کجا تنزل کی طرف جانا یقینی ہے۔ اسلام نے قربانی و ایثار سے کام لیتے ہوئے وقت کے تقاضے کو پورا کرنے کو ہجرت اور جہاد سے تعبیر کیا ہے۔ یہ دونوں الفاظ قومی کردار کے لحاظ سے بہت وسیع معانی پر مشتمل ہیں۔ لیکن شومئی قسمت سے انہیں اس قدر محدود سمجھ لیا گیا ہے کہ اب ان سے صحیح رنگ میں فائدہ اٹھانے کی طرف ذہن منتقل ہی نہیں ہوتا۔ عام طور پر ہجرت سے مراد ترک وطن اور جہاد سے مراد قتال لی جاتی ہے۔ حالانکہ ہجرت کا مطلب اعلیٰ مقاصد کی راہ میں کمتر فوائد کو قربان کر دینا ہے۔ مراد یہ ہے کہ اعلیٰ مقاصد کے حصول میں جو چیزیں حائل ہوں انہیں ترک کر دیا جائے۔ ترک وطن تو بعض مخصوص حالات میں اس کی صرف ایک معین صورت ہے نہ یہ کہ ہر حال میں اسے صرف اسی ایک صورت پر محمول کیا جائے۔ اسی لئے جب ایک شخص نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے ہجرت کی تعریف پوچھی تو آپ نے فرمایا ان تھجر ما کرہ ربک کہ تو ان چیزوں کو چھوڑ دے کہ جو اللہ کو ناپسند ہیں۔ دنیوی امور میں اس سے یہ مطلب لیا جائے گا۔ کہ انسان کو ان چیزوں سے مہجوری اختیار کر لینی چاہیئے کہ جو ترقی کی راہ میں حائل ہوں۔ اسی طرح جہاد سے مراد کسی اعلیٰ مقصد کے حصول کے لئے انتہا درجہ کی کوشش کرنا ہے ضروری نہیں کہ یہ کوشش ہر حال میں جنگ اور قتال کے ذریعہ ہی ہو۔ الغرض ہجرت اور جہاد قومی کردار کے لحاظ سے ہر انسان کے لئے مستقل صفات کی حیثیت رکھتی ہیں یعنی یہ کہ انسان ان چیزوں کو ترک کر دے۔ جو ترقی کی راہ میں حائل ہوں۔ اور پھر حصول ترقی کے لئے اتنی کوشش کرے۔ جیسا کہ کوشش کرنے کا حق ہے۔

اب اگر اس نقطۂ نگاہ سے ہم دیکھیں۔ تو دنیا میں جتنی قوموں نے بھی ترقی کی ہے۔ انہی دو اصولوں پر کی ہے یعنی قربانی و ایثار سے کام لے کر پہلے ایسی چیزوں کو ترک کیا ہے۔ کہ بظاہر جن کی طرف دل مائل ہوتا ہے۔ اور انسان آرام و آسائش کی خاطر انہیں ترک کرنا نہیں چاہتا۔ اور پھر حصول کامیابی کے لئے سر توڑ کوشش کی ہے۔ مغربی اقوام جو آج دولت میں کھیل رہی ہیں۔ ان راستوں سے گذر کر ہی دنیوی ترقی کے لحاظ سے اعلیٰ مدارج پر پہنچی ہیں۔ اور دولت و ثروت اور ہر قسم کے تنعم کے باوجود یہ خصوصیات ان کی زندگیوں میں اس قدر رچ چکی ہیں کہ انہیں اب ان کے ہاں قومی کردار کے بنیادی جزو کی حیثیت حاصل ہے۔

پس ہمارے نزدیک مرکزی وزیر محنت کا یہ اعلان کہ حکومت پاکستان سامانِ تعیش کی درآمد بند کر کے اس کا زرِ مبادلہ روزمرہ کے استعمال کی اشیاء اور مشینوں کی درآمد پر صرف کرے گی۔ نہایت خوشکن ہے۔ اور اس قابل ہے۔ کہ اس کا ہر طبقہ میں خیر مقدم کیا جائے۔ ہم سمجھتے ہیں۔ کہ ملک کی تمام سیاسی اور دوسری جماعتوں کا بھی یہ فرض ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے پروگراموں میں اس چیز کو شامل کریں۔ کہ وہ عوام کو سادہ زندگی گذارنے اور ایسے طرزِ زندگی سے بچنے کی تلقین کریں گی۔ کہ جو ترقی کی راہ میں حائل ہے۔ اور اس طرح ان میں قربانی و ایثار کا مادہ پیدا کر کے انہیں تعمیری جد و جہد کے لئے تیار کریں گی۔ کیونکہ قربانی و ایثار اور انتہائی جد و جہد کو قومی کردار میں بنیادی اصول کی حیثیت حاصل ہے۔ اس کے بغیر کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی۔

برگِ سمن اگر نہیں برگِ گیاہ تو ہے

اہلِ چمن سے اپنی بھی کچھ رسم و راہ تو ہے
برگِ سمن اگر نہیں برگِ گیاہ تو ہے

اس کے نشان دیکھنے کو آنکھ ہی نہیں
ورنہ نفس نفس میں ہزار انتباہ تو ہے

خود برہمن ہی توڑ رہے ہیں صنمکدے
اللہ اگر نہیں ہے مگر لا الٰہ تو ہے

ہو لاکھ بے نیاز ادھر ملتفت تو ہے
نا آشنا سہی مگر ان کی نگاہ تو ہے

کیوں دیکھنے کو جائیں چمن میں تری بہار
ہر خار خارِ دشت تری جلوہ گاہ تو ہے

ہم جانتے ہیں انکے انعامات کی ادا
طوفانِ بے پناہ میں انکی پناہ تو ہے

میں جنسِ مغفرت کا خریدار کیوں نہ ہوں
تنویرؔ میرے پاس بھی نقدِ گناہ تو ہے

خلافت - جمہوریت اور آمریت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ پر اعتراضات کے جواب

از مکرم مولوی محمد احمد صاحب ثاقب پروفیسر جامعۃ المبشرین ربوہ

(۴)

گزشتہ اشاعتوں میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ (فداہ ابی وامی) کی ذات بابرکات پر اس اعتراض کا مفصل و مدلل جواب دیا گیا تھا کہ آپ (نعوذ باللہ) آمر مطلق ہیں اور جماعت کے دوستوں کے مشورہ کی پروا نہیں کرتے۔ آج کی اشاعت میں میں اس اعتراض کا جواب دینا چاہتا ہوں کہ آپ اپنے مخالفوں کو مقاطعہ یا اخراج از ربوہ کی سزا دیتے ہیں۔ اور یہ اقدام "حکومت اندر حکومت" کے مترادف ہے۔ گو اس اعتراض کا شافی و کافی جواب حضرت امیر المومنین اپنے ایک گزشتہ خطبہ جمعہ میں دے چکے ہیں اور حضور کے اس جواب کے بعد کچھ مزید لکھنا تحصیل حاصل ہے۔ تاہم میری نگاہ تاریخ کے اوراق الٹتے ہوئے بعض ایسے واقعات پر پڑی ہے۔ جن کو دیکھنے کے بعد میں نے یہ ضروری سمجھا ہے کہ معترضین کو ان واقعات سے بھی آگاہ کر دیا جاوے تاکہ وہ لوگ جو ہر مسئلہ میں قرون اولیٰ کی سنت کے متلاشی ہوتے ہیں۔ ان پر بھی یہ امر واضح ہو جائے کہ جماعت احمدیہ یا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے کوئی ایسا اقدام نہیں فرمایا جس کی تائید آپ کو تاریخ کے اوراق میں نہیں ملتی۔ بلکہ آپ نے جو کچھ کیا۔ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین اور صوفیا و اولیاء کے نقش قدم پر چلتے ہوئے کیا ہے۔

لہذا قبل اس کے کہ میں اس اعتراض کے مختلف پہلوؤں کا تجزیہ کرتے ہوئے اس کی لغویت کو ثابت کروں سب سے پہلے میں اس کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین اور دیگر اولیاء و مشائخ کا طریق عمل پیش کرتا ہوں۔

اسلام میں تفرقہ اندازی فتنہ پردازی اور اجتماعی نظام میں رخنہ اندازی کو کسی صورت میں بھی برداشت نہیں کیا جاتا۔ اس لئے تاریخ کے مطالعہ سے یہ پتہ چلتا ہے۔ کہ اسلام میں مندرجہ ذیل حالات میں مقاطعہ یا شہر بدر کی سزا دی جاتی رہی ہے۔

اوّل۔ اگر کوئی شخص ارادۃً اور شرارۃً تفرقہ اندازی کرتا ہو۔ تو ایسی صورت میں اگر حکومت اپنے قبضہ میں نہ ہو۔ تو اسے اپنے نظام سے خارج کر دیا جاتا ہے۔ اور اگر ضرورت پڑے تو اپنے شہر سے نکل جانے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ تاکہ وہ وہاں رہ کر نظام کو درہم برہم کرنے کی کوشش نہ کرے

لیکن اگر حکومت اپنی ہو تو حکومت اس صورت میں حسب حالات تعزیری کارروائی کرتی ہے۔

دوم۔ اگر کسی شخص کا ارادہ شرارت کا نہ ہو بلکہ وہ اصلاح کی نیت سے ہی لاشعوری طور پر بعض ایسی حرکات کرتا ہو جو درحقیقت جماعتی نظام اور قومی مفاد کے منافی ہوں تو اس صورت میں عوام الناس کو اس سے ملنے جلنے سے روک دیا جاتا ہے۔ تاکہ اس کی باتوں کا سادہ طبع لوگوں پر برا اثر نہ پڑے ایسی صورت میں اس شخص پر کسی قسم کی سختی کرنا مناسب خیال نہیں کیا جاتا۔ لیکن اگر اس پر بھی اس کی اصلاح نہ ہو۔ تو اسے شہر سے نکل جانے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ ان ہر دو صورتوں میں اس کی ضروریات زندگی کے حصول میں ہر قسم کی سہولتیں دی جانی ضروری ہیں۔

سوم۔ اگر کسی شخص کا ارادہ شرارت کا نہ ہو اور وہ بظاہر ایسی مثبت حرکات بھی نہ کرتا ہو کہ جس سے سوسائٹی پر برا اثر پڑ رہا ہو بلکہ اس سے بعض منفی حرکات ایسی سرزد ہوتی ہوں جس سے دوسرے لوگوں کے دلوں سے قومی خدمت کا جذبہ سرد پڑنے کا اندیشہ ہو۔ مثلاً وہ شخص قومی تنظیم اور مفاد عامہ کے کاموں میں سستی کی وجہ سے حصہ نہ لیتا ہو اور دوسرے لوگ اس سے یہ اثر لے رہے ہوں کہ کوئی شخص قومی سوسائٹی کا جزو رہ کر بھی مفاد عامہ کے کاموں سے الگ تھلگ رہے۔ تو کوئی حرج نہیں ہے ایسی صورت میں چونکہ رفتہ رفتہ اجتماعی نظام درہم برہم ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اس لئے ایسے شخص کا حسب حالات مقاطعہ کیا گیا ہے۔

چہارم بعض حالات میں یہ بھی دیکھا گیا ہے۔ کہ ایک شخص نہ تو کوئی شرارت کرتا ہے اور نہ اس کی نیت ہی شرارت کرنے کی ہوتی ہے لیکن اخلاقی تمدنی یا معاشرتی لحاظ سے اس کا شہر میں رہنا فتنے کا موجب ہو سکتا ہے۔ ایسی صورت میں اسے بھی شہر سے نکل جانے کا حکم صادر کیا گیا ہے۔ بعض تاریخی واقعات کے مطالعہ سے جو نتائج اخذ کئے گئے ہیں ان کے بیان کرنے کے بعد اب میں ان واقعات کی تفصیل بیان کرتا ہوں کہ جن کے پڑھنے سے میرے بیان کی حقیقت واضح ہو جائے گی

اصحاب ثلاثہ کا مقاطعہ

سنہ ۹ھ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک خبر پہنچی۔ کہ عرب کے عیسائیوں نے ہرقل کو یہ لکھا ہے۔ کہ یہاں ایک شخص نے نبوت کا دعوےٰ کیا ہے۔ اور وہ ہمیں بہت تنگ کرتا ہے۔ اس لئے ہماری مدد کرو۔ اس خط پر ہرقل نے چالیس ہزار سپاہیوں پر مشتمل ایک فوج روانہ کی ہے۔

وہ سال خصوصاً وہ مہینہ سخت گرم تھا۔ اور خشک سالی کا زمانہ تھا۔ ادھر پھل پک کر تیار ہونے والے تھے۔ اور مسلمانوں کو اس بات کی شدید خواہش تھی۔ کہ وہ گھروں ہی رہ کر ٹھنڈے سایہ اور تازہ پھلوں سے لطف اندوز ہوں۔ ایسے وقت میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا۔ کہ اس فوج کا مقابلہ کرنے کے لئے تبوک کے مقام کی طرف کوچ کیا جاوے۔ مخلصین ان تمام تکالیف کے باوجود حضور کے حکم پر لبیک کہتے ہوئے چل کھڑے ہوئے۔ لیکن منافقین نے طرح طرح کے بہانے بنانے شروع کئے۔ اور انہوں نے حضور کا ساتھ دینے سے معذوری کا اظہار کیا۔ لیکن تین مخلصین ایسے بھی تھے۔ جو محض سستی کی بناء پر حضور کا ساتھ نہ دے سکے۔ ان مخلصین کے نام یہ ہیں۔ (۱) کعب بن مالک۔ (۲) مرارۃ بن الربیع۔ (۳) ہلال ابن امیہؓ۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واپس لوٹے۔ تو ان لوگوں سے پیچھے رہ جانے کی وجوہات دریافت فرمائیں۔ منافقین نے تو حسب سابق بہانے بنانے شروع کئے۔ جس پر رسول خدا صلعم نے ان کا معاملہ خدا تعالیٰ پر چھوڑتے ہوئے انہیں معاف فرما دیا۔ لیکن جب مندرجہ بالا تین مخلصین سے دریافت فرمایا۔ تو انہوں نے صاف صاف کہہ دیا۔ کہ ہمیں نہ تو کوئی مالی تنگی تھی۔ نہ جسمانی کمزوری۔ ہم تو محض سستی کی وجہ سے نہ جا سکے۔

اس پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو حکم دیا۔ کہ کوئی شخص ان سے سلام و کلام نہ کرے۔ حضرت کعب بن مالک کا بیان ہے۔ کہ وہ مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے جاتے تھے۔ بازاروں میں گھومتے تھے۔ لیکن کوئی مسلمان ان سے کلام نہ کرتا تھا۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ جب مجھ پر معاشرے کی تنگی حد سے گذر گئی۔ تو میں ابو قتادہ کے باغیچہ کی دیوار پر چڑھ گیا۔ جو میرے چچا زاد بھائی تھے۔ اور مجھے بہت ہی محبوب تھے۔ میں نے انہیں سلام کہا۔ لیکن انہوں نے میرے سلام کا جواب نہیں دیا۔ اس پر میں نے ان کو کہا۔ اے ابو قتادہ میں تمہیں خدا کی قسم دے کر کہتا ہوں۔ تم بتاؤ تو سہی۔ کیا میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت نہیں کرتا۔ اس پر وہ خاموش رہے۔ پھر میں نے دوبارہ اس کو قسم دے کر یہی سوال کیا۔ لیکن وہ پھر خاموش رہے۔ پھر سہ بارہ سوال کیا۔ تو اس نے جواب دیا۔ کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے۔ چنانچہ میں مایوس ہو کر دیوار سے نیچے اتر آیا۔ کہتے ہیں۔ ایک روز میں بازار میں گھوم رہا تھا، کہ کیا دیکھتا ہوں۔ کہ ایک قبطی لوگوں سے پوچھ رہا ہے۔ کہ کعب بن مالک کہاں رہتا ہے، لوگوں نے میری طرف اشارہ کیا۔ چنانچہ وہ میرے پاس آیا۔ اور ایک خط جو ریشمی کپڑے میں لپٹا ہوا تھا۔ میرے حوالہ کیا۔ یہ خط غسانی بادشاہ جبلہ بن ایہم کی طرف سے تھا۔ اس میں لکھا ہوا تھا۔ کہ ہمیں یہ خبر ملی ہے کہ تیرے صاحب نے تم پر ظلم کیا ہے حالانکہ اللہ تعالےٰ نے تمہیں ذلت کے لئے پیدا نہیں کیا۔ پس تم ہمارے ساتھ آملو۔ ہم تمہارے ساتھ ہمدردانہ سلوک کریں گے۔ حضرت کعب بن مالک فرماتے ہیں کہ جب میں نے یہ خط پڑھا۔ تو دل میں کہا، کہ یہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے ابتلاؤں میں سے ایک اور ابتلا ہے۔ چنانچہ میں نے اس خط کو تنور میں پھینک دیا۔

آپ فرماتے ہیں کہ اسی طرح چالیس دن گذر گئے۔ کہ ایک روز میرے پاس رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ایلچی آیا۔ اور کہنے لگا کہ رسول اللہ صلعم نے حکم دیا ہے۔ کہ تم اپنی بیوی سے بھی علیحدہ رہو۔ میں نے اس سے دریافت کیا کہ میں اسے طلاق دے دوں

یا صرف علیٰحدہ رہوں۔ اس نے کہا۔ کہ آپ کا ارشاد یہی ہے۔ کہ علیٰحدہ رہو۔ چنانچہ میں نے اپنی بیوی کو کہہ دیا۔ کہ وہ اپنے والدین کے پاس چلی جاوے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ ہمارے لئے کوئی بہتر فیصلہ فرمائے۔

چنانچہ اسی طرح پچاس دن گزر گئے۔ کہ ایک روز فجر کے وقت جبل سلع پر چڑھ کر ایک شخص نے آواز دی۔ اے کعب بن مالک تمہیں بشارت ہو۔ یہ سنکر میں سجدے میں گر پڑا۔ اور سمجھ گیا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھے معاف کر دیا ہے۔ چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ نے ہمیں اس دن کی مبارک دی۔ جو ہماری زندگی کا سب سے زیادہ خوش قسمت دن تھا اور معافی کا اعلان فرمایا۔ (سیرۃ حلبیہ جلد ۳ صفحہ ۱۶۵ - ۱۶۶)

مندرجہ بالا واقعہ سے مندرجہ ذیل نتائج نکلتے ہیں:۔

اول:۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان تین صحابہ کو ایک قومی کام میں حصہ نہ لینے کی وجہ سے مقاطعہ کی سزا دی۔

دوم۔ یہ مقاطعہ کی سزا ان کی کسی شرارت کی وجہ سے نہ تھی۔ بلکہ ایک ایسے کام میں سستی اور غفلت کی وجہ سے تھی۔ جس کی حوصلہ افزائی کرنا قومی جرم تھا۔ کیونکہ اگر اس موقعہ پر ان لوگوں کو بغیر سزا دیئے چھوڑ دیا جاتا۔ تو قوم کے بعض دیگر افراد کو بھی یہ موقعہ مل جاتا۔ کہ وہ ایسے اہم امور میں سستی اور غفلت سے کام لیکر گھروں میں بیٹھے رہتے۔ جس کا نتیجہ قوم کی تباہی اور ہلاکت کے سوا کچھ نہیں ہو سکتا۔

سوم:۔ یہ مقاطعہ کوئی معمولی مقاطعہ نہ تھا بلکہ نہایت شدید مقاطعہ تھا۔ چنانچہ حضرت کعب بن مالک اس کے متعلق یہ الفاظ استعمال کرتے ہیں۔

ولما طال ذالک علیّ من جفوۃ الناس تسورت جدار حائط ابی قتادۃ الخ۔

کہ جب مجھ پر معاشرے کی تنگی حد سے گزر گئی۔ اور لوگوں نے میرے ساتھ شدید بائیکاٹ جاری رکھا۔ تو میں ایک روز ابوقتادہؓ کے باغیچہ کی دیوار پر چڑھ گیا الخ

"جفوۃ" کے معنے منجد میں لکھے ہیں۔ "الغلظ فی المعاشرۃ" یعنی شدید سوشل بائیکاٹ۔

چنانچہ یہ بائیکاٹ ایسا سخت تھا۔ کہ نہ صرف صحابہ کو یہ حکم تھا۔ کہ وہ ان سے سلام وکلام نہ کریں۔ بلکہ اصحاب ثلاثہ کی بیویوں کو بھی یہ ہدایت تھی۔ کہ وہ ان کے قریب نہ جائیں۔ حضرت ہلال بن امیہ کی بیوی نے ان کے بڑھاپے کی وجہ سے ان کی خدمت کرنے کی اجازت حاصل کی تھی۔

چہارم:۔ صحابہؓ نے اس بائیکاٹ کو بخوشی قبول کیا۔ اور کسی قسم کی خلاف ورزی کے ارتکاب نہیں کیا۔ بلکہ جب کعب بن مالک کو بیوی سے علیٰحدہ رہنے کی اطلاع پہنچی۔ تو وہ اس پر بھی تیار ہو گئے۔ کہ وہ اپنی بیوی کو طلاق دے دیں۔ چنانچہ وہ رسول اللہؐ کے ایلچی کو پوچھتے ہیں۔

"اطلقھا ام ماذا"۔ کہ میں اسے طلاق دے دوں۔ یا صرف علیٰحدہ رہوں۔

پنجم:۔ ایسے موقعہ پر دشمنوں نے بھی پورا پورا فائدہ اٹھایا۔ اور انہیں رسول اللہؐ کے خلاف بھڑکانے کی پوری پوری کوشش کی

ششم:۔ انہوں نے دشمنوں کے اس اقدام کو بھی ایک ابتلا سمجھا۔ اور اس میں ثابت قدم رہے۔ اور دشمنوں کو مُنہ کی کھانی پڑی۔

ہفتم:۔ اس مقاطعہ میں ان لوگوں کی زندگی کی بنیادی ضروریات کا بائیکاٹ نہیں کیا گیا۔ بلکہ وہ ضروریات زندگی کی اشیاء بدستور حاصل کر سکتے تھے۔

بعض لوگ اس واقعہ کے متعلق یہ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ اس واقعہ کو اپنی تائید میں پیش نہیں کر سکتی۔ کیونکہ رسول اللہ صلعم نے یہ حکم ازخود نہیں دیا تھا۔ بلکہ اللہ تعالےٰ سے حکم پا کر ایسا کیا تھا۔

اس کا جواب یہ ہے۔ کہ اسلامی شریعت چونکہ مکمل شریعت ہے۔ اس میں کوئی حکم بھی ایسا نہیں ہے۔ جس میں اصولی رہنمائی نہ کی گئی ہو۔ اور آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے ضابطہ حیات کا کام نہ دیتا ہو۔ لہٰذا اس حکم سے بھی یہ ضرور ثابت ہو گیا۔ کہ اگر کوئی شخص دانستہ یا نادانستہ کسی ایسے فعل کا ارتکاب کرے۔ جو اجتماعی زندگی میں ضعف و انحطاط کا موجب بن سکتا ہو۔ تو ایسے موقعہ پر کوئی جماعت اپنے محدود دائرے میں جماعتی نظام کے اندر جماعت کے ممبران کو اس سے سلام وکلام سے منع کر سکتی ہے۔ یا اسے اپنی ممبرشپ سے علیٰحدہ کر سکتی ہے۔ تا کہ جماعت کے کمزور لوگوں کے لئے ایسا شخص ٹھوکر کا موجب نہ بن سکے۔ جہاں اس واقعہ سے یہ سبق حاصل ہوتا ہے۔ کہ کسی جماعت کو اپنے ممبران کی اصلاح کے لئے اس قسم کا اقدام کرنا جائز ہے۔ وہاں یہ سبق بھی حاصل ہوتا ہے۔ کہ قوم کا حقیقی خیر خواہ وہی ہے۔ جو اس قسم کے فیصلہ کو بخوشی قبول کرے۔ اور اپنی اصلاح کی پوری پوری کوشش کرے۔ نیز یہ سبق بھی حاصل ہوتا ہے۔ کہ ایسے موقعہ پر یہ ضروری ہے۔ کہ منافقین یا مخالفین ایسے مواقع سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی ضرور کوشش کرتے ہیں۔ اور ایسے لوگوں کا صحیح جواب وہی ہے، جو حضرت کعب بن مالک نے جبلہ کے پیغامبر کو دیا تھا۔

پس وہ لوگ جو آج ہم پر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ ہم کسی کو اصلاح کے لئے جماعت سے الگ نہیں کر سکتے۔ جماعت کے لوگ اس سے سلام وکلام سے باز رہنے کا فیصلہ نہیں کر سکتے۔ وہ بتائیں کہ کیا ایسا کرنا سنت رسول اللہ صلعم کے خلاف ہے۔ کیا یہ ظلم ہے۔ اگر یہ ظلم ہے۔ تو کیا غسانی بادشاہ کعب بن مالک کو یہ کہنے میں حق بجانب تھا۔ کہ تیرا ساتھی تم پر ظلم کر رہا ہے۔ تم ہمارے پاس آجاؤ۔ یہ تو ان لوگوں کا واقعہ ہے۔ جنہوں نے کوئی شرارت نہیں کی۔ کوئی فتنہ انگیزی نہیں کی۔ صرف سستی اور غفلت کا ارتکاب کیا، لیکن اگر کوئی شخص شرارت سے ملت اسلامیہ کو نقصان پہنچانے کا درپے ہو۔ تو کب ملت اسلامیہ کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ اس شخص کو منہ نہ لگائے۔ اور متحد ہو کر اس شخص کی شرارتوں سے کنارہ کشی اختیار کر کے اس سے بیزاری کا اظہار کرے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو یہ حق نہیں ہے۔ کہ وہ جماعت کے اس فیصلہ کی تصدیق فرماویں۔ ہمارا معترض جانتا ہے۔ کہ اس کا جواب صرف ایک ہی ہے۔ کہ ایسے موقعہ پر ملت اسلامیہ کے ہر فرد کا یہی فرض ہے۔ کہ وہ ایسے شخص سے کنارہ کشی اختیار کرے۔ اور اس سے بیزاری کا اظہار کرے۔

حیرت ہے۔ کہ بعض لوگ صرف ہٹ دھرمی کی بناء پر یہ اعتراض کئے جاتے ہیں۔ کہ ایسا کرنا "حکومت اندر حکومت" ہے۔ حالانکہ وہ "حکومت اندر حکومت" کے مفہوم کو خوب جانتے ہیں۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ حکومت نے بعض قوانین مقرر کئے ہوتے ہیں۔ ان قوانین کی خلاف ورزی کرنا اور کرانا ان قوانین کو اپنے ہاتھ میں لینا "حکومت اندر حکومت" ہے۔ وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ ایک باپ اپنے بیٹے کی اصلاح کے لئے کیا کچھ نہیں کر سکتا۔ اور وہ یہ بھی جانتے ہیں۔ کہ ایک گاؤں کا مالک اپنے گاؤں کے ایک متنفس شخص کی اصلاح کے لئے کیا کچھ نہیں کر جاتا۔ وہ یہ بھی جانتے ہیں۔ کہ بعض سیاسی اور مذہبی جماعتیں اپنے ممبران کی اصلاح کے لئے آئے دن کیا کچھ کرتی رہتی ہیں۔ لیکن کبھی کسی نے ان کو ہدف اعتراض نہیں بنایا۔ کیونکہ وہ یہ جانتے ہیں۔ کہ تمدنی اور معاشی معاملات میں شریعت اور ملکی قانون نے کچھ اختیارات اپنے ہاتھ میں رکھے ہوئے ہیں۔ اور کچھ اختیارات رعایا کو دے رکھے ہیں۔ دراصل جو اختیارات رعایا کو حاصل ہیں۔ ان ہی اس کو ہدف اعتراض بنانا ہی بہت بڑا ظلم اور "حکومت اندر حکومت" ہے۔ کاش معترضین اس بات کو محسوس کریں، کہ یہ الزام ہم پر نہیں بلکہ خود ان کی ذات پر عائد ہوتا ہے۔

مندرجہ بالا واقعہ کی تفصیلات بیان کرنے کے بعد میں اب تاریخ کے ایک اور واقعہ کا تفصیلی جائزہ لیتا ہوں۔ جس کی ایک ایک کڑی اپنے اندر دوست و دشمن کے لئے درس عبرت رکھتی ہے۔

خلافت ثانیہ کی حقانیت پر بعض واضح اور روشن شواہد

خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی واقف زندگی ربوہ

(۳)

خلافت ثانیہ اور جماعت مبائعین

اے جماعت مبائعین! خدا تعالیٰ کی قائم کردہ خلافت ایک آیۂ رحمت ہے جس سے تم وابستہ ہو اور پھر خلافت ثانیہ تو اور بھی اپنے اندر انتہائی برکات رکھتی ہے اور اس عہد خلافت کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف سے اسلام کی عظیم الشان ترقی اور فتوحات کے وعدے ہیں۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ

"خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ احمدیت کو تمام دنیا میں پھیلا دے میں نہیں جانتا کہ وہ زمانہ کب آئیگا جب ساری دنیا میں احمدیت پھیل جائے گی۔ لیکن میں یہ جانتا ہوں کہ ایسا زمانہ آئے گا ضرور جو زندہ رہیں گے وہ دیکھیں گے۔ اور جو مر جائینگے وہ آسمان پر اس کا نظارہ ملاحظہ کر سکیں گے کیونکہ اب ہمارے لئے کامیابیوں کے دروازے کھلنے والے ہیں۔ اور وہ ضرور کھلیں گے لیکن اپنے مالوں اپنی جانوں اپنی عزتوں اپنی آبروؤں کے چڑھاوے چڑھا کر اپنے ملکوں اپنے وطنوں اپنے عزیزوں اپنے رشتہ داروں کے چڑھاوے دے کر۔ اور جس وقت یہ دروازے کھل جائیں گے۔ اس وقت دنیا میں تمہاری وہ عزت اور وہ شان ہو گی کہ آج جو لوگ بڑے بڑے سمجھے جاتے ہیں یہ یا ان کے پیچھے کھڑے ہونے والے تمہارے پاؤں کی خاک کو سرمہ بنانا اپنا فخر سمجھیں گے۔ آج تم ذلیل سمجھے جاتے ہو۔ تمہیں کوئی عزت حاصل نہیں۔ لیکن وہ وقت آنے والا ہے۔ جب تمہارے ساتھ تعلق رکھنا لوگ اپنی عزت سمجھیں گے۔ . . . .

پس خوب اچھی طرح یاد رکھو کہ اس وقت جو کوششیں اور قربانیاں تم کرو گے وہ سب بے فائدہ نہیں جائیں گی۔ بلکہ بڑے بڑے عظیم الشان نتائج پیدا کریں گی۔ ٹال کرنی ضرور پڑیگی اور جو کرنے کے لئے تیار نہیں ہوگا وہ پیچھے ہٹا دیا جائے گا۔ اور جو ٹھہر جائے گا وہ گرے گا اور گر کر پس جائے گا۔ اسلئے اب سلامت وہی رہ سکے گا۔ جو خدا کی طرف بڑھ بڑھ کر قدم مارے گا اور آگے ہی آگے چلے گا۔ اور جو کھڑا ہونا چاہے گا وہ کھڑا نہیں ہو سکے گا۔ بلکہ منہ کے بل گر پڑے گا۔ پس آپ لوگوں کو بالکل تیار ہو جانا چاہیئے۔ کیونکہ در اصل وسیع کام کا زمانہ اب آیا ہے۔ اور اب کام اتنا وسیع ہو گا کہ دنیا حیران رہ جائے گی"۔

(تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۱۹ء عرفان الٰہی صفحہ ۱۰۵ تا ۱۰۷)

پس اے فرزندان احمدیت یاد رکھو۔ جتنی کوئی چیز قیمتی ہوتی ہے۔ اتنی ہی اسکی حفاظت کی جاتی ہے۔ حضور ہمیں علاوہ عظیم الشان کامیابیوں کا مژدہ سنانے کے شروع ایام خلافت سے ہی آئندہ پیدا ہونے والے بعض فتنوں کی خبریں بھی دیتے چلے آرہے ہیں۔ جیسا کہ حضور آج سے اکتالیس برس قبل ۲۷ دسمبر ۱۹۱۵ء کو سالانہ جلسہ پر تقریر کرتے ہوئے جماعت کو ان الفاظ میں مخاطب فرماتے ہیں کہ:۔

"پس تم لوگ یاد رکھو کہ آنے والا فتنہ بہت خطرناک ہے اس سے بچنے کے لئے بہت بہت تیاری کرو پہلوں سے یہ غلطیاں ہوئیں کہ انہوں نے ایسے لوگوں کے متعلق حسن ظنی سے کام لیا جو بدظنیاں پھیلانے والے تھے حالانکہ اسلام اس کی حمایت کرتا ہے۔ جس کی نسبت بدظنی پھیلائی جاتی ہے اور اس کو جھوٹا قرار دیتا ہے جو بدظنی پھیلاتا ہے۔ اور جب تک کہ باقاعدہ تحقیقات پر کسی شخص پر کوئی الزام ثابت نہ ہو۔ اس کا پھیلانے والا اور لوگوں کو سنانے والا اسلام کے نزدیک نہایت خبیث اور منتفنی ہے۔

پس تم لوگ تیار ہو جاؤ تاکہ تم بھی اس قسم کی غلطی کا شکار نہ ہو جاؤ کیونکہ اب تمہاری فتوحات کا زمانہ آرہا ہے اور یاد رکھو کہ فتوحات کے زمانہ میں ہی تمام فسادات کا بیج بویا جاتا ہے جو اپنی فتح کے وقت اپنی شکست کی نسبت نہیں سوچتا اور اقبال کے وقت ادبار کا خیال نہیں رکھتا اور ترقی کے وقت تنزل کے اسباب کو نہیں مٹاتا۔ اس کی ہلاکت یقینی اور اس کی تباہی لازمی ہے۔ . . . .

. . . . . ہماری جماعت کی ترقی کا زمانہ بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت قریب آگیا ہے۔ اور وہ دن دور نہیں جب کہ افواج در افواج لوگ اس سلسلہ میں داخل ہوں گے۔ مختلف ملکوں سے جماعتوں کی جماعتیں داخل ہونگی اور وہ زمانہ آتا ہے کہ گاؤں کے گاؤں اور شہر کے شہر احمدی ہوں گے"۔

(تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۱۵ء۔ انوار خلافت صفحہ ۱۰۹ تا صفحہ ۱۱۱)

حضور اسی تقریر میں ایک دوسرے مقام پر جماعت کو درس بیداری دیتے۔ اور آنے والے بعض فتنوں سے آگاہ کرتے ہوئے۔ یوں خطاب فرماتے ہیں کہ۔

"تم اسبات کے ذمہ دار ہو کہ شریر اور فتنہ انگیز لوگوں کو کرید کرید کر نکالو اور ان کی شرارتوں کو روکنے کا انتظام کرو میں نے تمہیں خدا تعالیٰ سے علم پاکر بتا دیا ہے اور میں ہی وہ شخص ہوں جس نے اس طرح تمام صحیح واقعات کو یکجا جمع کر کے تمہارے سامنے رکھدیا ہے۔ جن سے معلوم ہو جائے گا کہ پہلے خلیفوں کی خلافتیں اس طرح تباہ ہوئی تھیں۔ پس تم میری نصیحتوں کو یاد رکھو تم پر خدا کے بڑے فضل ہیں اور تم اس کی برگزیدہ جماعت ہو۔ اس لئے تمہارے لئے ضروری ہے کہ اپنے پیشرؤوں سے نصیحت پکڑو خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں لوگوں پر افسوس کا اظہار کرتا ہے کہ پہلی جماعتیں جو ہلاک ہوئی ہیں۔ تم ان سے کیوں سبق نہیں لیتے تم بھی گذشتہ واقعات سے سبق لو میں نے جو واقعات بتائے ہیں وہ بڑی زبردست اور معتبر تاریخوں کے واقعات ہیں۔ جو بڑی تلاش اور کوشش سے جمع کئے گئے ہیں اور ان کا تلاش کرنا میرا فرض تھا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے جبکہ مجھے خلافت کے منصب پر کھڑا کیا ہے۔ تو مجھ پر واجب تھا کہ دیکھوں پہلے خلیفوں کے وقت کیا ہوا تھا۔ اس کے لئے میں نے نہایت کوشش کے ساتھ حالات کو جمع کیا ہے۔ اس سے پہلے کسی نے ان واقعات کو اس طرح ترتیب نہیں دیا۔ پس آپ لوگ ان باتوں کو سمجھ کر ہوشیار ہو جائیں اور تیار رہیں فتنے ہونگے اور بڑے سخت ہونگے ان کو دور کرنا تمہارا کام ہے خدا تعالیٰ تمہاری مدد کرے اور تمہارے ساتھ ہو اور میری بھی مدد کرے اور مجھ سے بعد آنیوالے خلیفوں کی بھی کرے۔ اور خاص طور پر کرے کیونکہ ان کی مشکلات مجھ سے بہت بڑھ کر اور بہت زیادہ ہوں گی۔ دوست کم ہوں گے اور دشمن زیادہ اس وقت حضرت مسیح موعودؑ کے صحابہ بہت کم ہونگے مجھے حضرت علیؓ کی یہ بات یاد کر کے بہت ہی درد پیدا ہوتا ہے۔ ان کو کسی نے کہا کہ حضرت ابو بکرؓ اور عمرؓ کے عہد میں تو ایسے فتنے اور فساد نہ ہوئے تھے جیسے آپکے وقت میں ہو رہے ہیں۔ آپ نے اسے جواب دیا کہ او کم بخت حضرت ابو بکرؓ اور عمرؓ کے ماتحت میرے جیسے شخص تھے اور میرے ماتحت تیرے جیسے لوگ ہیں غرض جوں جوں دن گذرتے جائیں گے حضرت مسیح موعودؑ کے صحبت یافتہ لوگ کم رہ جائیں گے اور آپ کے تیار کردہ انسان قلیل ہو جائیں گے۔ پس قابل رحم حالت ہوگی اس خلیفہ کی کہ جس کے ماتحت ایسے لوگ ہوں گے خدا تعالیٰ کا رحم اور فضل اس کے شامل ہو اور اس کی برکات اور اس کی نصرت اس کے لئے نازل ہو جسے ایسے مخالف حالات میں اسلام کی خدمت کرنی پڑیگی اس وقت تو خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ

دار الصدر غربی میں "برکاتِ خلافت" کا شاندار جلسہ

محلہ دار الصدر غربی میں مورخہ ۲۹ ستمبر بعد از نماز مغرب زیر صدارت صدر محلہ مکرم صاحبزادہ محمد طیب لطیف صاحب برکات خلافت کے موضوع پر جلسہ منعقد ہوا۔ لاؤڈ سپیکر کا اور مستورات کے لئے پردہ کا انتظام تھا۔ جلسہ کی کارروائی قرآن کریم کی تلاوت سے شروع کی گئی جو کرم منصور احمد صاحب انڈونیشین نے خوش الحانی سے کی۔ جس کے بعد محمد اسمٰعیل صاحب خالد نے کلام محمود سے نہایت خوش الحانی سے ایک نظم سنائی۔

دوران تقاریر میں مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلیٰ کی ایک نہایت موزوں نظم سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی شان میں "خلافت حقہ" کے عنوان کی مبشر احمد صاحب نے سنائی۔ تلاوت اور نظم کے بعد متعدد مقررین نے خلافت کے مختلف پہلوؤں پر نہایت دلچسپ اور پر از معلومات تقاریر فرمائیں۔

محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے خلافت مصلح موعود کے عنوان پر تقریر فرماتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رسالہ الوصیت کے کئی حوالوں سے ثابت فرمایا کہ حضور علیہ السلام کے بعد خلافت شخصی جاری رہے گی (یہ تقریر الفضل میں شائع ہو چکی ہے)

محترم قاضی محمد نذیر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ نے آیت استخلاف سے استدلال فرماتے ہوئے نہایت عام فہم طریق پر ثابت فرمایا کہ نبوت کے بعد خلافت کا قیام ضروری اور لازمی ہے خلیفہ خدا ہی بناتا ہے گو بظاہر انتخاب مومن ہی کرتے ہیں۔ مگر اس کے پیچھے خدا کا ہاتھ ہوتا ہے یعنی دراصل انتخاب خدا کا ہی ہوتا ہے۔

محترم مولوی غلام احمد صاحب لیکچرار تعلیم الاسلام کالج نے اپنی تقریر میں ثابت کیا کہ خلافت کے ذریعہ سے ہی قوم اور ملت کے اندر صحیح اتحاد اور اتفاق قائم ہو سکتا ہے۔

مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف پروفیسر جامعۃ المبشرین نے "فتنہ منافقین اور ہمارا فرض" کے عنوان پر تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ درحقیقت منافقین کا خدا اور اس کے رسول پر کامل ایمان نہیں ہوتا۔ اس لئے وہ ان ضروری اور لازمی اعمال پر بھی کاربند نہیں ہوتے۔ جن کا بجا لانا ہر مومن کیلئے ضروری اور لازمی ہوتا ہے۔

مکرم قریشی محمد نذیر صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ نے اپنا ایک خواب بیان کرتے ہوئے بتایا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ ہی خلیفہ برحق ہیں۔

بعدہٗ خالد بشیر صاحب متعلم ایل ایل۔ بی نے تقریر فرمائی۔ کارروائی ختم ہونے کے بعد محترم شمس صاحب نے اجتماعی دعا کرائی اور دعا کے بعد جلسہ برخاست کیا گیا۔

(قریشی محمد سعید زعیم خدام الاحمدیہ دار الصدر غربی الف ربوہ)

مشرقی پاکستان کی احمدی جماعتوں کی سالانہ کانفرنس

اس سال مشرقی پاکستان کی جماعتہائے احمدیہ کی ۳۸ ویں سالانہ کانفرنس ڈھاکہ میں مورخہ ۱۲-۱۳-۱۴ اکتوبر کو منعقد ہو گی۔ تمام صوبہ سے احمدی احباب تشریف لائیں گے۔ جلسہ کی صدارت محترم چوہدری خورشید احمد صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ مشرقی پاکستان فرمائیں گے۔ آخری دن یعنی ۱۴ اکتوبر صوبائی مجلس عاملہ کا اجلاس بھی ہو گا۔

(محمد عمر بشیر احمد جنرل سیکرٹری صوبائی انجمن احمدیہ مشرقی پاکستان)

اعلانات دار القضاء

(۱) محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ بیوہ مکرم صوفی علی محمد صاحب مرحوم جنگ نگر ملتان روڈ لاہور نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند مرحوم کی دس مرلہ اراضی قطعہ نمبر ۱۶/۱ واقعہ محلہ دار البرکات ربوہ میرے نام منتقل کی جائے۔ اور یہ کہ مرحوم کے وارث میرے علاوہ مرحوم کی دو نابالغ بچیاں (انیسہ بیگم و بشریٰ بیگم) ہیں۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر اعتراض ہو تو ایک ماہ تک مطلع فرمائیں۔ بعد میں کوئی عذر مسموع نہ ہو گا۔ ناظم دار القضا سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ

(۲) مکرم چوہدری عبد الرحمٰن صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کھاریاں ضلع گجرات نے لکھا ہے کہ مکرم خواجہ غلام نبی صاحب مرحوم سابق ایڈیٹر الفضل کی پنشن ماہ اپریل ۱۹۵۶ء مبلغ ۲۷/۱۰/۷ روپے مرحوم کی بڑی بیوی محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ کو ادا کر دی جائے۔ کیونکہ مرحوم کے سارے وارث اس پر متفق ہیں۔ پس اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو پندرہ یوم تک اطلاع بھجوا دیں۔ ورنہ محترمہ موصوفہ کو یہ رقم دلانے کا فیصلہ کر دیا جائے گا۔ ناظم دار القضاء ربوہ

بچوں کے لئے دینیات کا نہایت مفید سلسلہ کتب

(از مکرم مولوی محمد دین صاحب بی۔ اے ناظر تعلیم)

گذشتہ سال نظارت تعلیم کی طرف سے بعض جماعتوں کا دورہ کرنے پر یہ امر مشاہدہ میں آیا تھا کہ جماعت احمدیہ کے نونہالوں کو اسلامی تعلیم۔ فقہی مسائل۔ اسلامی تاریخ۔ سلسلہ احمدیہ کی تاریخ۔ بزرگانِ اسلام و بزرگانِ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق معلومات بہم پہنچانے اور ان کے دینی علم میں پختگی پیدا کرنے کی سخت ضرورت ہے۔ ایسے مسائل ہیں جن میں فقہا نے اختلاف کیا ہے۔ احمدی مسلک اور نقطۂ نگاہ سے احباب جماعت اور خصوصاً بچوں کو آگاہ کرنے کی ضرورت ہے۔

اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے مہاشہ فضل حسین صاحب ایک سلسلہ کتب اسلام شائع کر رہے ہیں۔ یہ سلسلہ پانچ کتب پر مشتمل ہے جو چوہدری محمد شریف صاحب مبلغ بلادِ عربیہ نے نہایت ہی محنت اور جانفشانی سے تیار کیا ہے۔ جس میں مجملاً اسلام کی تعلیم کا ذکر ہے۔ جس کا جاننا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے۔ زبان نہایت ہی آسان اور عام فہم ہے اور ہر کتاب کو عمر کے لحاظ دینی معلومات میں تدریجاً وسعت دی گئی ہے۔

بعض جماعتیں اس امر کی منتظر تھیں کہ دینی نصاب کے مطابق کتب تصنیف کی جائیں تا وہ ان سے استفادہ کر سکیں۔ موجودہ سلسلہ کتب ان کی ضرورت کو پورا کر رہا ہے ہر فرد جماعت کو چاہیئے کہ یہ سلسلہ کتب خرید کر اپنے پاس رکھے۔ بچوں کو پڑھائے اور ان کے ذہن نشین کرائے۔"

نوٹ:۔ اسلام کی پہلی کتاب ۶/، اسلام کی دوسری کتاب ۸/، اسلام تیسری کتاب ۱۰/ کل ایک روپیہ ۸/۔ مگر ان تینوں کے یکجائی خریدار سے صرف ایک روپیہ قیمت لی جائے گی۔ احباب احمدیہ کتابستان ربوہ ضلع جھنگ سے منگوائیں۔

زعماء صاحبان انصار کیلئے ضروری تاکید

انصار کا سالانہ اجتماع عنقریب ۲۶-۲۷ اکتوبر ۱۹۵۶ء کو ربوہ میں ہو رہا ہے انشاء اللہ۔ وقت بہت قریب آ گیا ہے۔

اس لئے

(۱) اگر آپ نے ابھی تک اپنی مجلس کے نمائندگان کی فہرست مرکز میں نہ بھجوائی ہو۔ تو فوراً بھجوا دیں۔

(۲) فارم بجٹ چندہ انصار جو قائد صاحب مال نے بھجوائے ہوئے ہیں بعد تکمیل اگر نہ بھجوائے ہوں تو جلد مرکز میں پہنچ جانے چاہئیں۔ تا شوریٰ انصار کے لئے بجٹ کی تیاری میں کوئی روک پیدا نہ ہو۔

(۳) انتظامات اجتماع انصار اور تعمیر دفتر کا کام جو سرعت سے جاری ہے ان ہر دو کاموں کے لئے روپیہ کی اشد ضرورت ہے۔ جن احباب سے ابھی تک یہ چندے وصول نہ ہوئے ہوں ان سے وصول کر کے فراہم شدہ چندہ جلد از جلد ۲۰ اکتوبر تک مرکز میں بھجوا دیا جائے۔ اسی طرح انصار کا ماہوار چندہ بھی

قائد انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

جملہ مجالس کے عہدیداران کی فوری توجہ کیلئے

سال رواں ختم ہو رہا ہے یہ آخری مہینہ ہے۔ ضروری ہے کہ آئندہ سال شروع ہونے سے قبل اس سال کے جملہ حسابات صاف ہو جائیں۔ لہٰذا تمام مجالس کے عہدیداروں کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ وہ بقایا جات کی وصولی اور ان کی مرکز میں ترسیل کی طرف خاص توجہ فرمائیں کیونکہ بعض نہایت ضروری اخراجات رکے پڑے ہیں۔

مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

محترم مہر غلام حسن صاحبؓ کی وفات پر تعزیت کی قراردادیں

امیر جماعتہائے احمدیہ گولڈ کوسٹ مکرم مولوی نذیر احمد صاحب بشر کے والد محترم مہر غلام حسن صاحبؓ سیالکوٹ میں ۱۷ ستمبر ۱۹۵۶ء کو وفات پا گئے تھے ان کی وفات پر احمدیہ کالج کماسی اور جماعت احمدیہ اشانتی گولڈ کوسٹ نے تعزیت کی قراردادیں پاس کر کے مکرم مولوی صاحب کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔ قراردادوں کی نقول درج ذیل ہیں۔

احمدیہ کالج کماسی کی قرارداد

احمدیہ کالج کماسی (گولڈ کوسٹ) کے ممبران اسٹاف اور طلبہ گولڈ کوسٹ میں احمدیہ مدارس کے جنرل منیجر اور جماعتہائے احمدیہ گولڈ کوسٹ کے امیر مکرم مولانا نذیر احمد صاحب بشر کے والد محترم مہر غلام حسن صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات پر دلی رنج والم اور تعزیت کا اظہار کرتے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ہم سب محترم امیر صاحب کے ساتھ اس صدمہ میں شریک ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہیں کہ وہ محترم امیر صاحب اور آپ کے افراد خاندان کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی طاقت عطا فرمائے اور صبر جمیل کی توفیق دے۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں اعلیٰ مدارج عطا فرمائے آمین (مسعود احمد قائمقام پرنسپل)

ممبران جماعت احمدیہ اشانٹی کی قرارداد

ہم ممبران جماعت احمدیہ اشانٹی اپنے امیر مکرم مولانا نذیر احمد صاحب بشر کے والد محترم کی وفات پر جو مکرم مولوی صاحب کی عدم موجودگی میں اسماحال میں واقع ہوئی ہے جبکہ آپ اپنے وطن سے دور خدا تعالیٰ کے دین کی خدمت میں مصروف ہیں دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔

ہم اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور مکرم مولانا صاحب اور آپ کے دیگر افراد خاندان کو صبر جمیل کی توفیق دے انا للہ وانا الیہ راجعون

ملک خلیل احمد اختر سیکرٹری جماعت احمدیہ اشانٹی
سیکشن کماسی گولڈ کوسٹ

قابل فروخت سامان مشین چکی و آرہ

دفتر جائداد کے پاس ایک عدد انجن ۲۲ ہارس پاور کولڈ سٹارٹ دیسی ساخت و چکی آرہ بمع متعلقہ سامان شافٹ پلیاں ملکہ پٹے وغیرہ قابل فروخت ہے۔ جو احباب اس کی خرید کے خواہشمند ہوں وہ بالمشافہ یا بذریعہ خط و کتابت پتہ ذیل پر قیمت طے کر سکتے ہیں۔

صلاح الدین احمد ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ

قابل نیلام سامان بھٹہ

دفتر جائداد صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے پاس بھٹہ کا سامان متعلق جلائی وغیرہ و ملبہ کوارٹرز بھٹہ قابل نیلام ہے۔ جس کی نیلامی مورخہ ۱۴ / ۱۰ / ۵۶ کو بوقت ۱۰ بجے صبح بھٹہ اے (ایم غلام رسول صاحب والا) پر ہوگی۔ جو احباب اس سامان کی خرید کے خواہشمند ہوں۔ وہ مقررہ تاریخ پر بھٹہ مذکورہ پر تشریف لا کر نیلامی عام میں حصہ لیں۔

صلاح الدین احمد
ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ

درخواستہائے دعا

(۱) میری بیوی رشیدہ بیگم عرصہ ڈیڑھ سال سے بیمار ہے اب اس کو جنسی بوم سے ٹائیفائڈ ہے۔ اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہے۔ اس کی چھوٹی چھوٹی تین بچیوں میں سے ایک شیر خوار ہے تمام احمدی بھائی بہنیں۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان دردِ دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ ان معصوم بچیوں کی والدہ کو اپنے خاص فضل کے ماتحت شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ہر حال میں ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

خاکسار حبیب اللہ نائک مددگار کارکن جلسہ ربوہ

(۲) عاجز کی لڑکی بعمر ۷ سال سخت بیمار ہے بزرگان سلسلہ اس کی شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ فضل الرحمٰن بی اے۔ بی ٹی سیکرٹری جماعت احمدیہ بھیرہ ضلع سرگودھا

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ

امید ہے جملہ مجالس کے خدام نے سالانہ اجتماع میں شمولیت کے لئے زور شور سے تیاریاں شروع کر دی ہوں گی۔ اب قریباً ہفتہ عشرہ باقی ہے۔ متعلقہ انتظامات شروع ہو چکے ہیں۔ مگر چندہ مجلس کی مد میں مجالس کی طرف سے جو رقم اب تک مرکز میں وصول ہوئی ہے۔ وہ ان اخراجات کے لئے کافی نہیں ہے۔ لہذا جملہ مجالس کے عہدیداروں کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ بجٹ کے مطابق چندہ مجلس کی وصولی کر کے جلد از جلد مرکز میں بھجوانے کی کوشش فرمائیں

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

دعائے مغفرت

"میرے بڑے بھائی محترم پیار محمد خانصاحب کاتب دسنگساز جو دل کے عارضہ میں مبتلا ہونے کے باعث بغرض علاج میو ہسپتال لاہور میں داخل تھے ۷ اکتوبر ۱۹۵۶ء کی شام کو بعمر پچاس سال وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم نیک سیرت اور خاموش طبیعت تھے۔ احباب کرام مرحوم کی مغفرت اور پسماندگان کے صبر جمیل کے لئے دعا فرمائیں۔ قاضی محمد مسعود احمد صاحب آف راجپوت سائیکل ورکس نیلا گنبد لاہور۔ رانا عبدالکریم صاحب حلقہ دہلی دروازہ اور سید بہاول شاہ صاحب حلقہ سول لائن کے علاوہ اراکین خدام الاحمدیہ جودھامل بلڈنگ لاہور نے تجہیز و تکفین کے بارے میں جملہ سہولتیں بہم پہنچائیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

غمزدہ فیاض محمد خاں کرمانی آف فیاض ٹی سٹال ربوہ

اعانت الفضل

(۱) عبدالرحیم صاحب عرف جرنیل کا ٹھ گڑھی ہڑپہ شہر ضلع منٹگمری کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۲۷/۵/۹ کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ اس خوشی میں انہوں نے مبلغ پانچ روپے بطور اعانت ارسال فرمائے ہیں جزاکم اللہ احسن الجزاء ان کی طرف سے کسی مستحق کے نام خطبہ نمبر جاری کر دیا جائیگا احباب بچے کی درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔

(۲) محمد زبیر صاحب ارشد ڈائریکٹر آف اے ایم لیہ ضلع مظفر گڑھ نے مبلغ پانچ روپے بطور اعانت ارسال فرمائے ہیں جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ کسی مستحق کے نام خطبہ نمبر جاری کر دیا جائے گا۔

مینیجر الفضل ربوہ

اعلان نکاح

(۱) مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۵۶ء بروز جمعرات بعد نماز عصر مولینا مولوی سید احمد علی شاہ صاحب نے انوری بیگم صاحبہ بنت ماسٹر رحمت اللہ خاں صاحب مرحوم سکنہ پکھووال تحصیل و ضلع لدھیانہ حال جیمس آباد ضلع تھرپارکر سندھ کا نکاح بعوض حق مہر مبلغ پانچ صد روپیہ ہمراہ چوہدری نذیر احمد صاحب ولد چوہدری محمد صادق صاحب ٹھیکیدار بھٹہ سکنہ قلعہ شیخوپورہ پڑھا۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اس نکاح کو جانبین کے لئے برکات کا موجب بنا دے۔ آمین۔

(۲) مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۵۶ء بروز جمعرات بعد نماز عصر مولینا مولوی سید احمد علی شاہ صاحب نے خورشید بیگم صاحبہ بنت ماسٹر رحمت اللہ خاں صاحب مرحوم سکنہ پکھووال تحصیل و ضلع لدھیانہ حال جیمس آباد ضلع تھرپارکر سندھ کا نکاح بعوض مبلغ پانچ صد روپیہ حق مہر ہمراہ چوہدری ناصر احمد صاحب ولد چوہدری رحیم بخش صاحب آبدار سکنہ بڈھا کوٹ تحصیل جیمس آباد ضلع تھرپارکر سندھ پڑھا۔ احباب دعا فرمادیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس نکاح کو جانبین کے لئے برکات کا موجب بناوے۔ آمین

چوہدری محمد خان صدر جماعت احمدیہ
جیمس آباد۔ ضلع تھرپارکر سندھ

مولوی علی محمد صاحب اجمیری کی طرف سے کمیشن کے تقرر کا مطالبہ

اور

اُن کی اخباری تردید کی حقیقت

مولوی علی محمد صاحب اجمیری کی طرف سے کوہستان ۸ اکتوبر میں ایک خط شائع ہوا ہے۔ جس میں انہوں نے بیان کیا ہے کہ:۔

"اسی طرح یہ بھی خیال کیا گیا ہے کہ میں نے جماعت احمدیہ میں موجودہ فتنہ کے بارہ میں تحقیقات کی غرض سے کمیشن مقرر کرنے کے لئے اخبارات میں مضامین لکھے یا لکھوائے ہیں۔ میں حلفیہ بیان کرتا ہوں کہ میں نے کسی اخبار میں ایسے مضامین نہ لکھے اور نہ کسی دوسرے سے لکھوائے ہیں۔ واللہ علیٰ ما اقول شہید"

ہمیں اس امر سے اتفاق ہے کہ ان کے نام سے کسی اخبار میں ایسے مضامین شائع نہیں ہوئے۔ لیکن انہوں نے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت اقدس میں جو خط لکھا اس میں وضاحتاً یہ مطالبہ کیا تھا کہ اس فتنہ کے بارہ میں جو شکایات حضور کو پہنچ رہی ہیں ان کی تحقیق کے لئے ایک کمیشن مقرر فرمایا جائے۔ پھر اس قسم کے مطالبات اس سے قبل ان کے ہمنواؤں کی طرف سے سفینۃ۔ کوہستان اور آفاق میں شائع ہو چکے تھے۔ اور اس کے بعد مولوی اجمیری صاحب نے وہی مطالبہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ سے کیا تھا۔ چنانچہ ہم اجمیری صاحب کے وہ الفاظ درج کرتے ہیں جو انہوں نے اپنے خط میں حضور کو لکھے تھے۔

"حضور والا! میں آپ سے مودّبانہ درخواست کرتا ہوں کہ آپ کے پاس جتنی شکایات اس سلسلہ میں موصول ہو رہی ہیں ان کی چھان بین کے لئے ایک اعلےٰ سطح کے چار پانچ قانون دان احمدیوں کا کمیشن مقرر فرمائیں تاکہ وہ سارے معاملے کی اچھی طرح تحقیق کریں اور جس کا جتنا قصور ثابت ہو اس کے مطابق سزا کی سفارش حضور سے کریں"۔

بعینہٖ یہی مطالبہ اس سے قبل سفینۃ۔ آفاق اور کوہستان میں ان کے ہمخیال لوگوں کی طرف سے ہو چکا تھا۔ یہ مطالبہ صاف بتا رہا ہے کہ یہ سب کام ایک ہی انداز اور طریق پر ہو رہا ہے اور اس کی تاریں بھی کسی ایسے ہی خیال والے آدمی کے ہاتھ میں ہیں۔

(ادارہ)

جماعت احمدیہ راولپنڈی کی قرارداد

(بقیہ صفحہ اوّل)

کہ انہوں نے اخباروں میں ایسا کوئی مطالبہ شائع نہیں کیا۔ نہ ایسے مضمون لکھوائے ہیں حالانکہ الفضل میں یہ نہیں لکھا گیا تھا کہ انہوں نے اخباروں میں ایسا مطالبہ شائع کیا ہے بلکہ یہ کہا گیا تھا کہ انہوں نے خط میں ایسا مطالبہ کیا ہے اور ان کا وہ خط موجود ہے۔ پس راولپنڈی کی انجمن بالکل حق بجانب تھی کہ وہ مذکورہ بالا ریزولیوشن پاس کرتی۔ راولپنڈی کی مجلس ایک مذہبی مجلس ہے نہ کہ کوئی سیاسی انجمن۔ اس کے ریزولیوشن سے نہ مولوی اجمیری صاحب اور نہ مولوی عبدالمنان صاحب کے کسی سیاسی حق پر اثر پڑتا ہے اور نہ ان کی گورنمنٹ سروس پر اثر پڑتا ہے۔ کیونکہ گورنمنٹ کے کسی قانون کے ماتحت احمدیوں کو کلیدی آسامیاں دیئے یا اور کسی قسم کے زائد حق دینے کا اعلان نہیں کیا گیا۔ اس ریزولیوشن کے معنے صرف یہ ہیں کہ احمدیہ جماعت کے اندر ان کو کوئی نمائندگی نہ دی جائے۔ اور راولپنڈی کی جماعت کے ممبر بننے کا حق نہ دیا جائے۔ اگر اس قسم کا ریزولیوشن احمدیوں کے متعلق جمعیۃ العلماء یا ایسی ہی کوئی اور انجمن شائع کرے تو احمدیوں کو کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ احمدیوں کو صرف اس پر اعتراض تھا کہ وہ احمدیوں کو اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کرتے تھے اور یہ مطالبہ سیاسی نوعیت کا تھا نہ کہ اندرونی مذہبی انتظام کا۔ وہ یہ کر سکتے تھے کہ جمعیۃ العلماء کا کوئی احمدی ممبر نہیں ہو سکتا۔ جیسے کہ راولپنڈی کی مجلس نے کیا ہے کہ اس کی مجلس کے مولوی اجمیری اور مولوی عبدالمنان ممبر نہیں ہو سکتے۔ یا جماعت لاہور اور جماعت ربوہ نے چند اشخاص کے متعلق ایسا ہی اعلان کیا ہوا۔ کیونکہ اس سے کسی شخص کے سیاسی حقوق پر اثر نہیں پڑ سکتا۔ اس لئے اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا جا سکتا۔ ان ریزولیوشنوں کے ذریعہ سے نہ کسی کو اسمبلی کی ووٹنگ سے محروم کیا گیا نہ گورنمنٹ کی سروس سے۔

(جماعت احمدیہ راولپنڈی نے ایک اور قرارداد بھی منظور کی ہے جو عدم گنجائش کی وجہ سے آج شائع نہیں ہو سکی۔ انشاء اللہ کل شائع کی جائے گی) (ادارہ)

تعلیمی مقابلے بر موقعہ اجتماع لجنہ اماء اللہ

۱۹-۲۰-۲۱ اکتوبر ۵۶ء

جیسا کہ پہلے اعلان کیا جا چکا ہے کہ ۱۹-۲۰-۲۱ اکتوبر کو لجنہ اماء اللہ کے اجتماع کے موقعہ پر علمی مقابلے بھی ہوں گے۔ بہنوں کو بلا تخصیص اس میں شمولیت کی دعوت دی جاتی ہے۔

(۱) ایسے سوالات کئے جائیں گے جن سے بہنوں کی ترجمہ قرآن مجید۔ حفظ قرآن مجید۔ حدیث اور فقہ کے متعلق معلومات اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور سلسلہ کی تاریخ کے متعلق قابلیت کا علم ہو سکے۔ سوالات زبانی ہوں گے۔

(۲) ایک فی البدیہہ تقریری مقابلہ ہوگا جس میں تقریر کرنے والی کو پانچ منٹ دیئے جائیں گے اور اوّل۔ دوم۔ سوم آنے والی کا اعلان اسی وقت کر دیا جائے گا۔

(۳) ایک تقریری مقابلہ ہوگا جس میں تقریر کرنے والی کو صرف دس منٹ دیئے جائیں گے اس کے موضوع مندرجہ ذیل تجویز کئے جاتے ہیں۔ حصہ لینے والی بہنیں ان عنوانات میں سے کسی ایک پر تیاری کر کے آئیں۔ (۱) برکات خلافت (۲) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارنامے (۳) رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے طبقہ نسواں پر احسانات۔ (۴) اولوالعزم محمود (۵) احمدی مستورات کی ذمہ داریاں۔

ربوہ سے جو مستورات یا لڑکیاں ان مقابلوں میں حصہ لینا چاہیں ان کی درخواست صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ کی معرفت ۱۵ اکتوبر تک پہنچ جانی چاہیئے۔ (جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) میرا بھتیجا عزیزم ظہور احمد شاہ ضعف دل سے بیمار ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اسے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

عاجز حکیم عبدالرحمٰن شاہ ربوہ

(۲) میرا لڑکا آغا ضمیر حسین خان عمر ۲۶ سال ٹی۔ بی کا شدید شکار ہے۔ احباب صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں والدہ آغا ضمیر حسین خان